(S_1997_5_295_302)

سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 5 ایس سی آر

تمل ناڈو کی حکومت اور دیگر

بنام

ایس۔ اروموگم اور دیگران

20 نومبر 1997

[سجاتا وی۔ منوہر اور ڈی۔ پی۔ وادھوا، جسٹسز]

ملازمت قانون:

ترقی کی حکمت عملی۔ مختلف کاموں کو انجام دینے والے اور ترقی کے لئے مختلف امکانات اور مختلف مواقع رکھنے والے افراد کا موازنہ نہیں کیا جا سکتا ہے-منعقد، برابر نہیں کیا جا سکتا۔ آئین ہند، 1950- آرٹیکل 14 اور 16۔

ترقی کی حکمت عملی-حکومت کا حکمت عملی کا فیصلہ- عدالتی جائزہ-تحصیلدار کے طور پر تربیت کے لئے سیکشن افسروں/ سپرانٹنڈنٹوں کی تعیناتی کے لئے ریاستی ریونیو ماتحت ملازمت کے مختلف دفاتر میں عہدوں کی تقسیم جس سے وہ ریاستی سرکاری ملازمت میں ڈپٹی کلکٹر کے طور پر مزید ترقی حاصل کر سکیں گے-منعقد، یہ حکومت کا حکمت عملی کا فیصلہ تھا-ٹریبونل کو نئی پالیسی اور مختلف کوٹہ تیار کرنے کے لئے ہدایات نہیں دینی چاہیے تھیں-کوئی عدالتی جائزہ نہیں پالیسی کا فیصلہ۔

تمل ناڈو ریونیو ماتحت ملازمت رولز کے مطابق تحصیلدار کا عہدہ یا تو ڈپٹی تحصیلداروں سے ترقی کے ذریعے یا سکریٹریٹ میں سیکشن افسروں اور مختلف دفاتر کے بورڈ آف ریونیو میں کام کرنے والے سپرانٹنڈنٹس میں سے ڈپوٹیشن کے ذریعہ پر کیا جاتا تھا جس سے وہ تمل ناڈو سرکاری ملازمت میں ڈپٹی کلکٹر کے طور پر مزید

ترقی حاصل کرسکیں گے۔شہری لینڈ سیلنگ اینڈ اربن لینڈ ٹیکس کے ڈائرکٹر کے دفتر میں کام کرنے والے سپرنٹنڈنٹس نے ریاستی حکومت کی جانب سے 1990-1-29 کو جاری کردہ جی او ایم نمبر 145 (ریونیو) کو چیلنج کیا جس میں تمل ناڈو ماتحت ملازمت میں تحصیلدار کے طور پر ڈپیوٹیشن کے لئے مختلف مخصوص دفاتر میں کام کرنے والے سپرنٹنڈنٹس کا کوٹہ بڑھادیا گیا تھا کیونکہ وہ اس کوٹے سے مطمئن نہیں تھے جس کے لئے وہ اہل تھے۔ٹریبونل نے مذکورہ جی او ایم ز کو کالعدم قرار دیتے ہوئے درخواست گزاروں کو ہدایت دی کہ جہاں تک سکریٹریٹ کے عملے کا تعلق ہے تو وہ اپنی اسکیم کا جائزہ لیں اور انہیں ایک مختلف اسکیم تیار کرنے کی ہدایت کی جس سے عملے کو ایگزیکٹو کاموں کے تمام پہلوؤں میں وسیع تر نقطہ نظر ملے گا۔ٹریبونل نے تمام ریونیو افسران کو ایک گروپ میں جمع کرنے اور اس گروپ کے افسران کو تعینات کرنے کے طریقہ کار کی بھی ہدایت کی۔اس نے یہ ہدایت بھی جاری کی تھی کہ اس طرح کی گروپ بندی کیسے کی جاسکتی ہے۔ریاست کا خیال تھا کہ ٹریبونل کی طرف سے جاری کردہ یہ ہدایات حکومت کے پالیسی فیصلے کے دائرہ کار میں آتی ہیں اور اس طرح ٹریبونل کے فیصلے سے ناراض ہو کر موجودہ اپیلیں دائر کی گئیں۔

اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد : ٹریبونل کو حکومت کو اپنی پالیسی تبدیل کرنے کی ہدایت نہیں دینی چاہیے تھی۔حکومت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کارکردگی اور مناسب انتظامیہ کو یقینی بنانے اور مختلف محکموں اور دفاتر میں کام کرنے والے افسران کو ترقی کے مناسب ذرائع فراہم کرنے کے لئے ایک پالیسی تشکیل دے۔درخواست گزاروں نے ٹریبونل کے سامنے اپنے تفصیلی حلف نامہ میں متعلقہ دفعات کی تاریخ اور کارکردگی اور مناسب انتظامیہ کے مفاد میں ان دفعات کا جواز پیش کیا ہے۔ٹریبونل حکومت کے خیالات کے لئے اپنے خیالات کی جگہ نہیں لے سکتا ہے یا ٹریبونل کے نقطہ نظر کی بنیاد پر ایک نئی پالیسی کی ہدایت نہیں کرسکتا ہے کہ الاٹمنٹ کس طرح کی جانی چاہئے۔الاٹمنٹ کے مقصد کے لئے 1977 میں جو تین گروپ بنائے گئے ہیں وہ مختلف فرائض انجام دینے والے افسران پر مشتمل ہیں اور ان کے مختلف امکانات اور ترقی کے مختلف راستے ہیں۔

یہ الاٹمنٹ سب سے پہلے اس مقصد کے لئے کی گئی تھی کہ بورڈ آف ریونیو، لینڈ ریونیو برانچ کے دفتر کے سپرنٹنڈنٹس کو ان کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے ڈپیوٹیشن کے لئے مناسب مختص کیا جائے۔اور دوسرا،

دوسرے دفاتر اور سکریٹریٹ میں کام کرنے والے سپرنٹنڈنٹس کو ترقی کا ایک اضافی موقع دینا۔شہر کے مختلف دفاتر میں دستیاب ترقی کے امکانات کی بنیاد پر بھی مختص کیا گیا ہے۔ یہ الاٹمنٹ 1977 سے نافذ العمل ہے اور یہ وقت کی آزمائش پر پورا اترا ہے۔اگر دوسرے کے سلسلے میں ایک ذریعہ کا ترجیحی سلوک دو ذرائع کے درمیان فرق پر مبنی ہے تو، بھرتی کو جائز درجہ بندی کے طور پر جائز قرار دیا جاسکتا ہے۔اس کا اطلاق موجودہ معاملے پر بھی ہوتا ہے۔لہذا زیر بحث اسکیم آرٹیکل 14 یا 16 کی خلاف ورزی نہیں کرتی ہے، اور نہ ہی یہ من مانی ہے۔تمل ناڈو ریونیو ماتحت ملازمت میں افسروں کی تعیناتی کے مقصد کے لئے جو کوٹہ طے کیا جانا چاہئے یا جو مختص کیا جانا چاہئے وہ بنیادی طور پر ایگزیکٹو کے دائرہ اختیار میں ہے۔جب تک آئین کی کسی شق کی واضح خلاف ورزی نہ ہو، ٹریبونل کو نئی پالیسی اور مختلف کوٹہ تیار کرنے کی ہدایت نہیں دینی چاہیے تھی۔ [301-ایف-ایچ؛302-اے-بی؛301-ڈی-ای؛302-بی-ڈی]

انڈین ریلوے ملازمت آف مکینیکل انجینئرز ایسوسی ایشن بمقابلہ انڈین ریلوے ٹریفک ملازمت ایسوسی ایشن، [1993] ایس پی 4 ایس سی سی 473 اور گووند داتاتریہ کیلکر بمقابلہ چیف کنٹرولر آف امپورٹ اینڈ ایکسپورٹ، [1967] 2 ایس سی آر 29 پر انحصار کیا گیا۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : 1992 کی دیوانی اپیل نمبر 89-385۔

تمل ناڈو ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، مدراس کے 30.4.91 کے فیصلے اور حکم سے او اے نمبر 3631، 3975-76/90 اور سی۔اے۔نمبر 192 میں 1991 کا فیصلہ۔

درخواست گزاروں کی طرف سے آر۔موہن، ایم۔اے۔کرشن مورتی اور جے۔بی۔روی، راجسیکر ن۔

جواب دہندگان کی طرف سے محترمہ آشا جین مدن، بی پی سنگھ اور آر۔اے۔پیرومل شامل ہیں۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا :

مسز سجاتا وی۔منوہر، جسٹس۔یہ اپیلیں تمل ناڈو ایڈ منسٹریٹو ٹریبونل کے او اے نمبر 1969، 3631، 3975، 3976، تمام 1990 اور او۔اے۔نمبر 1991 کے 30.4.1991 کے حکم سے ظاہر ہوتی ہیں۔یہ تمام درخواستیں ان افراد کی طرف سے دائر کی گئی تھیں جو ڈائریکٹر اربن لینڈ سیلنگ اینڈ اربن لینڈ ٹیکس کے دفتر میں سپرنٹنڈنٹ کے طور پر کام کر رہے تھے۔انہوں نے اپیل کنندہ ریاست تمل ناڈو کی طرف سے 29.1.1.1990 کو جاری کردہ G.O.Ms نمبر 145 (ریونیو) کو چیلنج کیا جس میں تمل ناڈو ریونیو ماتحت ملازمت میں تحصیلداروں کے طور پر ڈیپوٹیشن کے لئے مختلف مخصوص دفاتر میں کام کرنے والے سپرنٹنڈنٹس کے کوٹہ میں اضافہ کیا گیا تھا کیونکہ وہ اس کوٹے سے مطمئن نہیں تھے جس کے لئے وہ اہل تھے۔ ٹریبونل نے 29 اپریل 1990 کو G.O.Ms نمبر 145 (ریونیو) کو کالعدم قرار دیا ہے اور اپیل کنندگان کو ہدایت کی ہے کہ جہاں تک سکریٹریٹ کے عملے کا تعلق ہے تو وہ اپنی اسکیم پر نظرثانی کریں اور انہیں ایک مختلف اسکیم تیار کرنے کی ہدایت کی ہے جو عملے کو ایگزیکٹو کاموں کے تمام پہلوؤں میں وسیع نقطہ نظر فراہم کرے گی، جو ٹریبونل کے مطابق، مختلف محکموں میں کام کرنے والے سکریٹریٹ کے عملے کے لئے زیادہ مفید ثابت ہوگا۔ٹریبونل نے تمام ریونیو افسران کو ایک گروپ میں شامل کرنے کی بھی ہدایت کی ہے اور اس گروپ کے افسران کو تعینات کرنے کے طریقہ کار کے لئے بھی ہدایت دی ہے کہ اس طرح کی گروپنگ کیسے کی جاسکتی ہے۔تمل ناڈو ایڈ منسٹریٹو ٹریبونل کے فیصلے کو اپیل کنندگان نے ہمارے سامنے چیلنج کیا ہے۔

جن لوگوں کو تحصیل دار کے طور پر تعینات کیا گیا ہے وہ تمل ناڈو سول ملازمت میں ڈپٹی کلکٹر کے طور پر مزید ترقی کے اہل ہیں۔تحصیلدار کا عہدہ تمل ناڈو ریونیو ماتحت ملازمت رولز کے تحت چلایا جاتا ہے۔اس عہدے پر بھرتی دو ذرائع سے ہوتی ہے-(1) تمل ناڈو ریونیو ماتحت ملازمت میں ڈپٹی تحصیلداروں سے ترقی کے ذریعہ یا (2) سکریٹریٹ میں سیکشن افسروں اور بورڈ آف ریونیو (لینڈ ریونیو)، بورڈ آف ریونیو (فوڈ پروڈکشن)، بورڈ آف ریونیو سیٹلمنٹ آف اسٹیٹس کے دفتر میں سپرنٹنڈنٹس کے درمیان سے ڈیپوٹیشن کے ذریعہ، کمشنر آف سول سپلائی، ڈائرکٹر آف ملازمت سیٹلمنٹس، ڈائرکٹر آف ملازمت سیٹلمنٹس، ڈائرکٹر آف بیک ورڈ کلاسز، ڈائرکٹر آف ری ہیبلی ٹیشن، کمشنر آف ایگریکلچرل انکم ٹیکس، ڈائرکٹر اربن لینڈ سیلنگ اینڈ اربن لینڈ ٹیکس اور بورڈ آف ریونیو (لینڈ ریفارمز) جنہوں نے دو سال تک تسلی بخش خدمات انجام دی تھیں اور جو تحصیل دار کے طور پر تقرری کے اہل ہیں۔تمل ناڈو بورڈ آف ریونیو (خاتمہ) ایکٹ 1980 کی وجہ سے بورڈ آف ریونیو کو 1.12.1980 سے ختم کر دیا گیا تھا۔اس کے خاتمے سے پہلے بورڈ آف ریونیو مندرجہ ذیل شاخوں پر مشتمل تھا:

(1) ایکسائز سمیت لینڈ ریونیو؛

(2) تجارتی ٹیکس؛

(3) خوراک کی پیداوار؛

(4) جاگیروں کی آباد کاری؛

(5) ٹرانسپورٹ؛

(6) زرعی انکم ٹیکس؛

(7) شہری زمین کی حد بندی اور شہری اراضی ٹیکس؛ اور

(8) زمینی اصلاحات؛

بورڈ آف ریونیو کی لینڈ ریونیو برانچ کو ایک نمایاں مقام حاصل تھا کیونکہ لینڈ ریونیو برانچ پورے محکمہ ریونیو کے مجموعی کنٹرول میں تھی، جبکہ دیگر شاخوں کے مخصوص افعال تھے اور لہذا، سرگرمی کا ایک محدود میدان تھا۔ بورڈ آف ریونیو کے خاتمے کے بعد لینڈ ریونیو برانچ کی جگہ اسپیشل کمشنر اور کمشنر آف ریونیو ایڈ منسٹریشن کا عہدہ لے لیا گیا ہے۔ دوسری شاخیں بھی الگ ہوگئی ہیں۔ کچھ حصوں کی سربراہی کمشنر کرتے ہیں، جیسے زرعی انکم ٹیکس کمشنر، لینڈ ایڈ منسٹریشن کے کمشنر وغیرہ۔ اربن لینڈ سیلنگ اور اربن لینڈ ٹیکس کی شاخ کی جگہ ڈائریکٹوریٹ آف اربن لینڈ سیلنگ اینڈ لینڈ ٹیکس نے لے لی ہے۔

31.1.1950 کے G.O.Ms نمبر 276 (ریونیو) کے تحت اپیل کنندگان نے فیصلہ کیا کہ سکریٹریٹ کے سپرنٹنڈنٹ اور بورڈ آف ریونیو کے سپرنٹنڈنٹ جو موجودہ قواعد کے تحت مدراس ریونیو ماتحت ملازمت میں تحصیل دار کے طور پر تقرری کے اہل ہیں، مدراس ریونیو ماتحت ملازمت میں تقرری کے بجائے، جیسا کہ اس وقت کیا جا رہا تھا، مدراس ریونیو ماتحت ملازمت میں کل تین سال کی مدت کے لئے اضلاع میں تربیت حاصل کرنے کے لئے تعینات کیا جائے گا، یعنی ڈپٹی تحصیلدار کے طور پر چھ ماہ، اسٹیشنری سب مجسٹریٹ کے طور پر چھ ماہ اور تحصیلدار کے طور پر دو سال۔ اس کے بعد انہیں سکریٹریٹ یا بورڈ آف ریونیو کو واپس بھیج دیا جانا چاہئے، جیسا بھی معاملہ ہو، اور ڈپٹی کلکٹروں کی فہرست میں شامل کرنے پر غور کیا جانا چاہئے۔ G.O.Ms میں مزید کہا گیا ہے کہ موفسل میں مردوں کے امکانات کے تحفظ کے لئے ان دفاتر میں کام کرنے والے شہری مردوں کی ڈیپوٹیشن کو سال میں 3 یا 4 تک محدود کیا جانا چاہئے۔ بعد میں اس تعداد کو ہر سال

3 تک محدود کر دیا گیا۔ 16 اپریل 1959 کو G.O.Ms نمبر 1154 (ریونیو) کے تحت تحصیلدار کے طور پر تعینات ہونے والے سپر نٹنڈنٹس کی تعداد 3 سے بڑھا کر 6 کر دی گئی۔ دیگر G.O.Ms نمبر 2584 (ریونیو) 4.9.1959 تک حکومت نے ریونیو سکریٹریٹ کے لئے چھ میں سے دو عہدوں کو اس بنیاد پر مختص کیا کہ مدراس ریونیو ماتحت ملازمت میں ریونیو سکریٹریٹ کے سپر نٹنڈنٹس کی تربیت سے ریونیو سکریٹریٹ میں کارکردگی کے معیار میں اضافہ ہوگا جو ضلع میں تحصیلدار/ ڈپٹی تحصیلدار کے ذریعہ نمٹائے جانے والے زیادہ تر موضوعات سے متعلق ہے۔

28.10.1968 کو G.O.Ms نمبر 2982 (ریونیو) تک ڈیپوٹیشن پر بھیجے جانے والے افراد کی تعداد ایک بار پھر 6 سے بڑھا کر 8 کر دی گئی۔ اجلاس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ کنونشن کے تحت بورڈ آف ریونیو، لینڈ ریونیو برانچ کے لیے 2 اسامیاں مختص کی جائیں گی۔ اس G.O.Ms فوڈ پروڈکشن برانچ، بورڈ آف ریونیو اور ڈائریکٹوریٹ آف ہریجن ویلفیئر میں سپر نٹنڈنٹس کو بھی شامل کیا گیا تاکہ انتخاب کے وسیع زون کو ایڈ جسٹ کیا جاسکے، بورڈ کی 22.2.1975 کی کارروائی میں بورڈ آف ریونیو میں فوڈ پروڈکشن برانچ کے سپر نٹنڈنٹس کے لئے ایک عہدہ مختص کیا گیا تھا۔

جی او ایم ایس 426 (ریونیو) میں 24.2.1975 کو یہ ذکر کیا گیا تھا کہ اس فہرست میں شمولیت کی سہولت بورڈ آف ریونیو کے دفتر میں کام کرنے والے عملے کے لئے دستیاب ہے جس میں مختلف شاخوں کی نشاندہی کی گئی ہے جو اس طرح اہل تھے۔ پہلی بار اربن لینڈ سیلنگ اینڈ اربن لینڈ ٹیکسز برانچ کے عملے کو بھی شامل کیا گیا۔

جی او محترمہ نمبر 299 (ریونیو) کے تحت 10.2.1977 کو کچھ اور دفاتر کو اس اسکیم کے دائرہ کار میں لایا گیا تھا۔ ڈیپوٹیشن کرنے والوں کی کل تعداد بڑھا کر 10 کر دی گئی اور الاٹمنٹ درج ذیل تھی:

3- سیکرٹریٹ کے محکمے۔
3- بورڈ آف ریونیو (لینڈ ریونیو)
4- دیگر شہر کے دفاتر۔

اس G.O.Ms میں اس طرح کی تقسیم کی وجوہات کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ سکریٹریٹ کے مختلف سیکشن افسران اور دیگر دفاتر کے سپرنٹنڈنٹس کے درمیان سنیارٹی کے مطابق سپرنٹنڈنٹس کی مشترکہ فہرست تیار کرنے میں مشکلات پیش آئیں گی اور اس لئے انہوں نے کوٹہ مقرر کیا ہے۔ واضح رہے کہ 1977 میں ہی اس G.O.Ms کے تحت بورڈ آف ریونیو کی لینڈ ریونیو برانچ کو تین عہدوں کی مخصوص الاٹمنٹ دی گئی تھی جبکہ دیگر سٹی دفاتر کو ان کے درمیان 4 عہدوں کا الاٹمنٹ دیا گیا تھا۔

اس الاٹمنٹ پر 29.1.1990 کو G.O.Ms نمبر 145 (ریونیو) نے نظر ثانی کی تھی جو ہمارے سامنے چیلنج کے تحت ہے۔ ایک نیا G.O.Ms جاری کرنے کی وجہ یہ تھی کہ حکومت نے تحصیلداروں کے عہدوں میں مجموعی توسیع کی وجہ سے سٹی لسٹ کے لئے عہدوں کی تعداد 10 سے بڑھا کر 16 کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ G.O.Ms اس درجہ بندی کو برقرار رکھتا ہے جو 10.2.1977 کے G.O.Ms کے تحت 1977 سے موجود تھی۔ لیکن سیکریٹریٹ کے محکموں میں 3 عہدوں کی اصل الاٹمنٹ کو اب بڑھا کر 5 عہدوں تک کر دیا گیا ہے۔ سابق بورڈ آف ریونیو (لینڈ ریونیو برانچ) میں جو اصل میں 1977 کے G.O.Ms کے تحت 3 عہدے تھے، اب ان عہدوں کو بڑھا کر 5 کر دیا گیا ہے۔ بورڈ آف ریونیو کے خاتمے کے پیش نظر یہ 5 عہدے اسپیشل کمشنر اور کمشنر آف لینڈ ریونیو ایڈمنسٹریشن کے دفتر میں چلے گئے ہیں جس نے بورڈ آف ریونیو کی لینڈ ریونیو برانچ کی جگہ لے لی ہے۔ شہر کے دیگر دفاتر کو اب 4 نشستوں کے بجائے 6 نشستیں الاٹ کی گئی ہیں۔

تمل ناڈو ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے سامنے اپیل کنندگان کے ذریعہ دائر کردہ اپنے حلف نامہ میں اپیل کنندگان نے اس طرح کی الاٹمنٹ کے تناسب کی تفصیل سے وضاحت کی ہے۔ انہوں نے نشاندہی کی ہے کہ اسپیشل کمشنر اور کمشنر آف لینڈ ریونیو ایڈمنسٹریشن کو اس پروگرام میں ایک خاص مقام حاصل ہے کیونکہ یہ محکمہ (اصل میں بورڈ آف ریونیو کی لینڈ ریونیو برانچ) ہے جو پورے ریونیو ڈپارٹمنٹ کا مجموعی کنٹرول سنبھالتا ہے۔ اس محکمہ کے موثر کام کاج کے لئے ڈپٹی تحصیلداروں/تحصیلداروں کی حیثیت سے تربیت خصوصی اہمیت کی حامل ہے۔ درخواست گزاروں نے یہ بھی نشاندہی کی ہے کہ اسپیشل کمشنر اور کمشنر آف لینڈ ریونیو ایڈمنسٹریشن کے دفتر میں ترقی کے مواقع دیگر تمام محکموں میں ترقی کے مواقع سے کہیں زیادہ محدود ہیں۔ اپنے حلف نامہ میں انہوں نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے اس اسکیم کے تحت چلنے والے ہر دفتر میں ترقی کے دستیاب طریقوں کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔

ڈائریکٹوریٹ آف اربن لینڈ سیلنگ اینڈ اربن لینڈ ٹیکس میں کام کرنے والے سپرنٹنڈنٹس کی دلیل یہ معلوم ہوتی ہے کہ انہوں نے بھی اصل میں بورڈ آف ریونیو کا حصہ بنایا تھا اور اس لئے انہیں اس G.O.Ms کے تحت شہر کے دیگر دفاتر کے ساتھ نہیں ملایا جانا چاہئے۔ انہیں اسپیشل کمشنر اور کمشنر آف لینڈ ریونیو ایڈمنسٹریشن کے دفتر میں سپرنٹنڈنٹس کے ساتھ ملایا جانا چاہئے۔ وہ یہ بھول رہے ہیں کہ 1977 کے G.O.Ms کے تحت بھی 3 نشستوں کا علیحدہ الاٹمنٹ صرف بورڈ آف ریونیو کی لینڈ ریونیو برانچ کے لئے تھا نہ کہ بورڈ آف ریونیو کی تمام شاخوں کے لئے۔ 1977 میں انہیں نشستوں کی تقسیم کے لئے شہر کے دیگر دفاتر کے ساتھ جوڑ دیا گیا تھا۔ اگر جواب دہندگان کے استدلال کو قبول کرنا ہے تو دیگر دفاتر جو اصل بورڈ آف ریونیو کا حصہ تھے ان کے ساتھ بھی اسی طرح کا سلوک کرنا ہوگا۔ اس سلسلے میں کسی بھی شکایت کا کوئی جواز نہیں ہے کیونکہ اسکیم کے آغاز سے ہی یہ واضح طور پر فراہم کیا گیا ہے کہ بورڈ آف ریونیو کی اصل لینڈ ریونیو برانچ جس کی جگہ اب اسپیشل کمشنر اور کمشنر لینڈ ریونیو ایڈمنسٹریشن نے لے لی ہے، کا تحصیلدار/ ڈپٹی تحصیلدار کے دفتر کے کام کاج سے خصوصی تعلق تھا۔ اور وہ جو تربیت ڈیپوٹیشن پر حاصل کریں گے وہ براہ راست والدین کے محکمے میں ان کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے مقصد سے متعلق ہوگی۔ یہ بھی واضح ہے کہ کسی بھی وقت کسی بھی دفتر میں سپرنٹنڈنٹس کی تعداد کے تناسب سے کوئی مختص نہیں کیا گیا تھا۔ یہ الاٹمنٹ سب سے پہلے اس مقصد کے لئے کی گئی تھی کہ بورڈ آف ریونیو، لینڈ ریونیو برانچ کے دفتر کے سپرنٹنڈنٹس کو ان کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے ڈیپوٹیشن کے لئے معقول مختص کیا جائے۔ اور دوسرا یہ کہ دوسرے دفاتر اور سکریٹریٹ میں کام کرنے والے سپرنٹنڈنٹس کو ترقی کا ایک اضافی موقع دیا جائے۔ شہر کے مختلف دفاتر میں دستیاب ترقی کے امکانات کی بنیاد پر بھی مختص کیا گیا ہے۔ یہ الاٹمنٹ 1977 سے نافذ العمل ہے اور یہ وقت کی آزمائش پر پورا اترا ہے۔

ٹریبونل خود اس نتیجے پر پہنچا کہ تمام محکموں کو یکجا کرنا اور ایک مشترکہ سنیارٹی لسٹ رکھنا نہ تو جائز ہے اور نہ ہی قابل عمل ہے۔ لیکن اس نے ایک مختلف قسم کی الاٹمنٹ اور ایک مختلف اسکیم کے لئے ہدایات دی ہیں۔ یہ ہدایات پالیسی معاملات سے متعلق ہیں۔ ٹریبونل کو حکومت کو اپنی پالیسی تبدیل کرنے کی ہدایت نہیں دینی چاہیے تھی۔ حکومت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کارکردگی اور مناسب انتظامیہ کو یقینی بنانے اور مختلف محکموں اور دفاتر میں کام کرنے والے افسران کو ترقی کے مناسب ذرائع فراہم کرنے کے لئے ایک پالیسی تشکیل دے۔ انڈین ریلوے ملازمت آف مکینیکل انجینئرز ایسوسی ایشن اور دیگر بمقابلہ انڈین ریلوے ٹریفک ملازمت ایسوسی ایشن اور دیگر، [1993] ایس پی 4 ایس سی سی 473 میں، اس عدالت نے اس بات کا اعادہ کیا کہ ٹریبونل کو کسی

پالیسی کی درستگی پر سوال نہیں اٹھانا چاہئے۔ درخواست گزاروں نے ٹریبونل کے سامنے اپنے حلف نامہ میں ان دفعات کی تاریخ اور کارکردگی اور مناسب انتظامیہ کے مفاد میں ان دفعات کے جواز کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ ٹریبونل حکومت کے خیالات کے لئے اپنے خیالات کی جگہ نہیں لے سکتا ہے یا ٹریبونل کے نقطہ نظر کی بنیاد پر ایک نئی پالیسی کی ہدایت نہیں کر سکتا ہے کہ الاٹمنٹ کس طرح کی جانی چاہئے۔ الاٹمنٹ کے مقاصد کے لئے 1977 میں جو تین گروپ بنائے گئے ہیں وہ مختلف فرائض انجام دینے والے افسران پر مشتمل ہیں اور ان کے مختلف امکانات اور ترقی کے مختلف راستے ہیں۔ آرٹیکل 14 یا 16 کے مقصد کے لئے ان کا موازنہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔ گووند دتا تریہ کیلکر اور دیگر بمقابلہ چیف کنٹرولر آف امپورٹ اینڈ ایکسپورٹ اینڈ دیگر کے معاملے میں، [1967] 2 ایس سی آر 29، اس عدالت نے کہا کہ پروموشن کے معاملے میں مساوات کا تصور صرف اسی صورت میں پیش کیا جا سکتا ہے جب پروموشن اسی ذریعہ سے حاصل کی جائے۔ اگر دوسرے کے سلسلے میں ایک ذریعہ کا ترجیحی سلوک دو ذرائع کے درمیان فرق پر مبنی ہے تو، بھرتی کو جائز درجہ بندی کے طور پر جائز قرار دیا جا سکتا ہے۔ یہ استدلال موجودہ معاملے میں براہ راست لاگو ہوتا ہے۔ لہٰذا یہ اسکیم آرٹیکل 14 یا 16 کی خلاف ورزی نہیں کرتی اور نہ ہی یہ من مانی ہے۔ تمل ناڈو ریونیو ماتحت ملازمت میں افسروں کی تعیناتی کے مقصد کے لئے جو کوٹہ طے کیا جانا چاہئے یا جو مختص کیا جانا چاہئے وہ بنیادی طور پر ایگزیکٹو کے دائرہ اختیار میں ہے۔ جب تک آئین کی کسی شق کی واضح خلاف ورزی نہ ہو، ٹریبونل کو نئی پالیسی اور مختلف کوٹہ تیار کرنے کی ہدایت نہیں دینی چاہیے تھی۔

لہٰذا ٹریبونل کے حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور ٹریبونل کے سامنے دائر درخواستوں کو خارج کر دیا جاتا ہے۔ اخراجات کے مطابق اپیلوں کی منظوری دی جاتی ہے۔

آر کے ایس

اپیلوں کی منظوری دی جاتی ہے۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:19
I am the author of this document